ایمان اور اخلاقِ حسنہ

محمد خان منہاس ○

اَکۡمَلُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِیۡمَانًا اَحۡسَنُہُمۡ خُلُقًا (ابوداؤد) اہلِ ایمان میں زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں، جو اخلاق میں زیادہ اچھے ہیں۔

اس سے بھی زیادہ مقدم یہ بات ہے کہ ایمان جو گو مذہب کا اصل الصول ہے لیکن اسی بنا پر کہ وہ دل کے اندر کی بات ہے جس کو کوئی دوسرا جانتا نہیں اور زبان سے ظاہری اقرار ہر شخص کرسکتا ہے، اس لیے اس ایمان کی پہچان اس کے نتائج و آثار، یعنی اخلاق حسنہ کو قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ سورۂ مومنون میں عبادات کے ساتھ ساتھ اخلاق کو بھی اہل ایمان کی ان ضروری صفات میں گنایا گیا ہے جن پر ان کی کامیابی کا مدار ہے۔ فرمایا:

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ○ الَّذِیۡنَ هُمۡ فِیۡ صَلَاتِهِمۡ خٰشِعُوۡنَ ○ وَالَّذِیۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ○ وَالَّذِیۡنَ هُمۡ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوۡنَ ○ وَالَّذِیۡنَ هُمۡ لِفُرُوۡجِهِمۡ حٰفِظُوۡنَ ...... وَالَّذِیۡنَ هُمۡ لِاَمٰنٰتِهِمۡ وَعَهۡدِهِمۡ رٰعُوۡنَ ○ وَالَّذِیۡنَ هُمۡ عَلٰى صَلَوٰتِهِمۡ یُحَافِظُوۡنَ ○ (المومنون ۲۳: ۱ تا ۵، اور ۸ تا ۹) یقیناً فلاح پائی ہے ایمان لانے والوں نے جو: اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں، لغویات سے دُور رہتے ہیں، زکوٰۃ کے طریقے پر عامل ہوتے ہیں، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں...... اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کا پاس رکھتے ہیں، اور اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں۔

ان آیتوں میں اہل ایمان کی کامیابی جن اوصاف کا نتیجہ بتائی گئی ہے ان میں وقار و تمکنت

○ چیئرمین الفوز ٹرسٹ، اسلام آباد

(لغویات سے اعراض)، فیاضی (زکوٰۃ)، پاک دامنی اور ایفاے عہد کو خاص رُتبہ دیا گیا ہے۔

اخلاق حسنہ اور تقویٰ

اسلام کی اصطلاح میں انسان کی اسی قلبی کیفیت کا نام جو ہر قسم کی نیکیوں کی محرک ہے تقویٰ ہے۔ وحی محمدیؐ نے تصریح کر دی ہے کہ تقویٰ والے لوگ وہی ہیں جن کے یہ اوصاف ہیں:

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ ۙ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ (البقرہ ۲:۱۷۷) نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لیے یا مغرب کی طرف، بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یومِ آخر اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے اور اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتے داروں اور یتیموں پر، مسکینوں اور مسافروں پر، مدد کے لیے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے، نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے۔ اور نیک وہ لوگ ہیں کہ جب عہد کریں تو اسے وفا کریں، اور تنگی و مصیبت کے وقت میں اور حق و باطل کی جنگ میں صبر کریں۔ یہ ہیں راست باز لوگ اور یہی لوگ متقی ہیں۔

اس سے ظاہر ہوا کہ راست بازی اور تقویٰ کا پہلا نتیجہ جس طرح ایمان ہے اسی طرح ان کا دوسرا لازمی نتیجہ اخلاق کے بہترین اوصاف فیاضی، ایفاے عہد اور صبر و ثبات وغیرہ بھی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ ہونے کا شرف

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم میں اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقبول بندے وہی قرار دیے گئے جن کے اخلاق بھی اچھے ہوں اور وہی باتیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے مقبول ہونے کی نشانی ہیں:

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ

قَالُوْا سَلٰمًا ○ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ○ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ○ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ○ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ○ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ○ (الفرقان ۲۵: ۶۳-۶۸) رحمٰن کے (اصلی) بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں اور جاہل اُن کے منہ آئیں تو کہہ دیتے ہیں کہ تم کو سلام جو اپنے ربّ کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں جو دعائیں کرتے ہیں کہ ''اے ہمارے ربّ، جہنم کے عذاب سے ہم کو بچالے، اُس کا عذاب تو جان کا لاگو ہے، وہ تو بڑا ہی بُرا مستقر اور مقام ہے''۔ جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں نہ بخل، بلکہ اُن کا خرچ دونوں انتہاؤں کے درمیان اعتدال پر قائم رہتا ہے۔ جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے، اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق ہلاک نہیں کرتے اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں —— یہ کام جو کوئی کرے وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ○ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ○ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ○ (الفرقان ۲۵: ۷۲ تا ۷۴) (اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں) جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہو جائے تو شریف آدمیوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔ جنھیں اگر ان کے ربّ کی آیات سنا کر نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں رہ جاتے۔ جو دُعائیں مانگا کرتے ہیں کہ ''اے ہمارے ربّ، ہمیں اپنی بیویوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا''۔

دیکھو ایک ایمان کی حقیقت میں عفو و درگزر، میانہ روی اور قتل وخوں ریزی اور بدکاری نہ کرنا اور مکر و زور میں شریک نہ ہونا وغیرہ اخلاق کے کتنے مظاہر پوشیدہ ہیں۔

اہل ایمان کے اخلاقی اوصاف

وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے پیارے اور مقبول بندے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ان کے اخلاقی اوصاف یہ بیان ہوئے ہیں:

وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ (الشوریٰ ۴۲: ۳۶ تا ۴۳) وہ اُن لوگوں کے لیے ہے جو ایمان لائے ہیں اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں۔ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور اگر غصہ آجائے تو درگزر کر جاتے ہیں، جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اپنے معاملات آپس کے مشورے سے چلاتے ہیں، ہم نے جو کچھ بھی رزق اُنھیں دیا ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں، اور جب ان پر زیادتی کی جاتی ہے تو اس کا مقابلہ کرتے ہیں ـــــ بُرائی کا بدلہ ویسی ہی بُرائی ہے، پھر جو کوئی معاف کر دے اور اصلاح کرے اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے، اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو لوگ ظلم ہونے کے بعد بدلہ لیں اُن کو ملامت نہیں کی جاسکتی، ملامت کے مستحق تو وہ ہیں جو دوسروں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق زیادتیاں کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ البتہ جو شخص صبر سے کام لے اور درگزر کرے، تو یہ بڑی اُولوالعزمی کے کاموں میں سے ہے۔

اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (اٰل عمرٰن ۳: ۱۳۳-۱۳۴)

اور وہ اُن خدا ترس لوگوں کے لیے مہیا کی گئی ہے جو ہر حال میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں، خواہ بدحال ہوں یا خوش حال، جو غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسروں کے قصور معاف کردیتے ہیں۔ ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں۔

أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ○ وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ○ (القصص ۲۸: ۵۴-۵۵) یہ وہ لوگ ہیں جنھیں ان کا اجر دوبار دیا جائے گا اُس ثابت قدمی کے بدلے جو انھوں نے دکھائی۔ وہ برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے انھیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جب انھوں نے بے ہودہ بات سنی تو یہ کہہ کر اس سے کنارہ کش ہو گئے کہ ”ہمارے اعمال ہمارے لیے اور تمھارے اعمال تمھارے لیے، تم کو سلام ہے، ہم جاہلوں کا سا طریقہ اختیار کرنا نہیں چاہتے۔

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا (الدھر ۷۶:۸) اور اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان اور اخلاقِ حسنہ کے بارے میں ارشاد ربانی ہے: وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ○ (القلم ۶۸: ۴) ”اور بے شک تم اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہو“۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: أَيُّ الْإِيمَانِ أَفْضَلُ 'سب سے افضل' سب سے اعلیٰ اور سب سے عمدہ ایمان کون سا ہے؟“۔ جواب میں ارشاد فرمایا: خُلُقٌ حَسَنٌ ”یعنی وہ ایمان جس کے ساتھ اخلاق حسنہ موجود ہوں“۔

ارشاداتِ نبویؐ کی روشنی میں

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَاناً أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا (ابوداؤد) اہلِ ایمان میں زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں، جو اخلاق میں زیادہ اچھے ہیں۔

إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ (الادب المفرد للبخاری و مسند احمد) میں اخلاق کریمہ کی تکمیل کے لیے مبعوث ہوا ہوں۔

اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ (ابوداؤد، الترمذی) قیامت کے دن، مومن کی میزانِ عمل میں، جو سب سے وزنی اور بھاری چیز رکھی جائے گی، وہ اُس کے اچھے اخلاق ہوں گے۔

اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ (رواہ احمد ابوداؤد) نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے۔

اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ وَ اَقْرَبِکُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ أَحْسَنُکُمْ أَخْلَاقًا (بخاری) بے شک مجھے تم میں سے سب سے محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں اچھے اخلاق والے ہیں۔

وَعَنْ رُجُلٍ مِنْ مُزَیْنَةَ قَالَ: قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا خَیْرُ مَا اُعْطِیَ الْاِنْسَانُ؟ قَالَ: اَلْخُلُقُ الْحَسَنُ (بیہقی فی شعیب الایمان) مزینہ قبیلہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول، انسان کو جو کچھ عطا ہوا ہے اس میں سب سے بہتر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: حُسن اخلاق۔

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِکُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّیْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ (ابوداؤد، عن عائشہؓ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: مومن، اپنے اچھے اخلاق سے ان لوگوں کا درجہ حاصل کر لیتا ہے، جو رات بھر نفلی نمازیں پڑھتے ہوں اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھتے ہوں۔

ایمان اور اخلاق حسنہ لازم و ملزوم

- ارشادِ نبویؐ: لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَ لَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیْءِ (سنن ترمذی) ''مومن کبھی طعنے دینے والا، لعنت ملامت کرنے والا، فحش گوئی کرنے والا اور بداخلاق نہیں ہوسکتا''۔
- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ قِیْلَ وَمَنْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ''خدا کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہے، خدا کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہے، خدا کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہے۔ پوچھا گیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کون؟''۔ جواب میں ارشاد فرمایا: اَلَّذِیْ لَا یَأْمَنُ جَارُهٗ بِوَایِقَهٗ، وہ شخص جس کی ایذا رسانی سے

اس کا پڑوسی چین یا امن میں نہیں۔

- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهُ، وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهُ (مشکوٰۃ) جس کے اندر امانت نہیں، اس کے اندر ایمان نہیں اور جسے عہد کا پاس نہیں، اس کے پاس دین نہیں ہے۔

اخلاق حسنہ کے لیے جذبۂ محرکہ

ایمان باللہ، ایمان بالآخرۃ، اللہ تعالیٰ کی محبت، اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی، اللہ تعالیٰ کا خوف، تقویٰ، یہ احساس کہ اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض نہ ہو جائے، اخلاقِ حسنہ کے لیے جذبۂ محرکہ ہیں۔ اسی طرح یہ فکر ہے کہ آخرت کا خوف، آخرت کی جواب دہی کا احساس کہ ہر سانس کے ایک ایک عمل کا حساب دینا ہے۔ اس کے لیے شعور کو تازہ رکھنا اور ہر قدم پر اپنا محاسبہ کرنا کہ کہیں مجھ سے کوئی غلط فعل سرزد نہ ہو جائے ناگزیر ہے۔

دعوت فاؤنڈیشن پاکستان

گھر بیٹھے علم دین سیکھنے کا جامع پروگرام

اوپن یونیورسٹی سے آسان طریقہ
نہ کسی مدرسہ میں داخلہ، نہ مروجہ امتحانات

- تعلیم الاسلام سرٹیفکیٹ کورس
- ڈپلومہ: فاضل علوم اسلامی
- اسناد فضیلت: الاستاذ، رئیس الاساتذہ
- مبلغ اسلام کورس
- مدرس قرآن کورس

سکولوں، کالجوں اور دینی مدارس کے طلبا و طالبات کے لئے خصوصی پیکج

اہم نوٹ: مندرجہ بالا تمام کورسوں کی اسناد دعوت فاؤنڈیشن پاکستان اور دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد جاری کریں گی

تعلیمی بورڈ: ڈاکٹر سہیل حسن، صاحبزادہ ساجد الرحمٰن، علامہ زاہد الراشدی، خلیل الرحمٰن چشتی، ڈاکٹر حبیب الرحمٰن عاصم، عبدالرحمن عابد، مولانا عبدالمالک، حافظ عاکف سعید، ڈاکٹر ایس ایم زمان، ڈاکٹر سید زاہد حسین، مولانا حنیف جالندھری، ڈاکٹر نجم الدین، مولانا محمد صدیق ہزاروی، محمد الیاس ڈار (چیئرمین دعوت فاؤنڈیشن)۔

برائے تفصیلات: دعوت فاؤنڈیشن پاکستان۔ مکان نمبر 29، سٹریٹ نمبر 49، G-13/2، اسلام آباد
milyas_dar@yahoo.com 0313 8484860/0323 5131416